تعارف وتبصرہ

بچوں کی تربیت کے رہ نما اصول مؤلف: ڈاکٹر مامون مبیض

(نفسیاتی اصولوں کی روشنی میں) مترجم: ڈاکٹر محمد طارق ایوبی ندوی

ناشر: حجۃ الاسلام اکیڈمی، دیوبند، ۲۰۱۹ء، صفحات: ۴۲۴، قیمت: ۳۰۰ روپیے

بچے اللہ کا بیش بہا انعام اور والدین کی زندگی کا قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ ان کی تعلیم وتربیت جس ماحول میں اور جس طریقے سے ہوتی ہے اس کے اثرات معاشرے پر پڑتے ہیں۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں جو کوششیں ہو رہی ہیں، واقعہ یہ ہے کہ وہ قابلِ اطمینان نہیں ہیں۔ اس کے لیے نصاب میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ تعلیم وتربیت پر مبنی کتابیں شائع ہوتی ہیں اور مختلف پروگرام منعقد ہوتے ہیں، لیکن ان کا خاطر خواہ نتیجہ سامنے نہیں آرہا ہے۔ تعلیم کے لیے اعلیٰ مکاتب، اسکولس اور کالجز تو کھل چکے ہیں، لیکن ایسی تربیت کا سامان میسر نہیں ہے جو بچے کے اندر بنیادی انسانی اور اخلاقی اقدار پروان چڑھا سکے۔ اردو زبان میں جن مصنفین نے بچوں کے اخلاقی اور تربیتی ادب میں قابل قدر اضافہ کیا ہے، ان میں مشہور ماہرِ تعلیم افضل حسینؒ، مائل خیرآبادیؒ، عرفان خلیلی، علی اصغر چوہدریؒ، طالب الہاشمیؒ، مرتضیٰ ساحل تسلیمیؒ اور سراج الدین ندوی کے نام نمایاں ہیں۔

زیر نظر کتاب 'بچوں کی تربیت کے رہ نما اصول' شامی عالم ڈاکٹر مامون مبیض کی عربی کتاب **أولادنا من الطفولة الى الشباب** کا اردو ترجمہ ہے۔ نفسیات اور تربیت اطفال کے موضوعات پر موصوف کی کئی اہم کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے: بابِ اول 'تربیت اولاد اور گھریلو زندگی' کے عنوان سے ہے۔ بابِ دوم میں بارہ فصلیں ہیں۔ اس میں بچے کی نشو ونما کے مختلف ادوار کا تذکرہ کیا گیا ہے اور اس پہلو کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ بچہ جیسے جیسے بڑا ہوتا ہے، اس کی جسمانی ساخت کی نشو ونما کے ساتھ اس کے اندر ذہانت وفطانت، احساس وجذبات اور شعور بیدار ہونے لگتا ہے۔ اس کی اپنی جداگانہ فطری صلاحیتیں ہوتی ہیں۔

اس لیے کسی بچے کا دوسرے بچے سے تقابل نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اسے اس کی فطری صلاحیتوں سے واقف کرانا چاہیے اور ان صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لیے اس کی حوصلہ افزائی ہوتی رہنی چاہیے۔

باب سوم کا عنوان ہے: 'بچپن کے ابتدائی سالوں میں تربیت میں پیش آنے والی مشکلات'۔ اس میں سونے جاگنے، غذائیت اور قضائے حاجت کی تربیت سے متعلق امور پر بحث کی گئی ہے۔

باب چہارم میں دس فصلوں کے تحت تربیت سے متعلق اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بچہ اپنے لیے کس طرح کا برتاؤ اور توجہ چاہتا ہے؟ منفی برتاؤ کے بچے پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ اس سوالات کے جوابات دیے گئے ہیں۔ دو فصلیں 'حوصلہ افزائی' (encouraging) اور 'توجہ کے ساتھ سننا' کے عنوان سے ہیں۔ ان میں مؤلف نے اس بات پر زور دیا ہے کہ بچوں کی تربیت اور کردار سازی میں یہ چیزیں بہت اہم رول ادا کرتی ہیں۔ ایک فصل بہ عنوان 'سزا' میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ بچے کو نہ بے جا سزا دی جائے اور نہ ہی بے جا ڈھیل مناسب ہے۔

دو فصلیں 'خاندانی مشاورتی ملاقاتیں' (family discussion) اور 'تربیت میں حقیقت پسندی اور امیدیں' کے عنوان سے ہیں۔ آخر الذکر فصل میں مؤلف نے والدین کی ذمہ داری پر گفتگو کی ہے۔

تربیتی امور پر یہ اہم اور رہ نما کتاب ہے۔ اس میں نفسیاتی اور فطری اصولوں کی روشنی میں تربیت کے عناصر پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ ہر باب میں مثبت و منفی مزاج، رویے اور عمل کے نتائج اور جدول بھی شامل کیے گئے ہیں، تاکہ تربیت کے بہتر، مثبت اور نفسیاتی امور کے مفید اثرات کو سمجھا جا سکے۔

اس مفید کتاب کی پیش کش پر مترجم اور ناشر مبارک باد کے مستحق ہیں۔

(محمد انس فلاحی مدنی)

اہم عصری مسائل — تجزیہ اور حل   پروفیسر سید مسعود احمد

ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، نئی دہلی، ۲۰۲۰ء، صفحات: ۲۱۶، قیمت ۔/۱۵۰ روپے

موجودہ دنیا ترقی کے نام پر جس زوال کی طرف رواں دواں ہے اور صنعتی انقلاب کے نام پر نظامِ فطرت جس تیزی سے متأثر ہو رہا ہے اس کی سنگینی کے خیال سے روح کانپ اٹھتی ہے۔ اس تغیر کا اثر انسانوں سے متجاوز ہو کر حیوانات، نباتات، جمادات اور ان بے شمار مخلوقات تک پہنچ گیا ہے جن کا باقی رہنا کائنات کے فطری نظام کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس کے باوجود انجام سے بے پروا لوگوں کا دعویٰ ہے کہ وہ روز بروز ترقی کے نئے نئے منازل طے کر رہے ہیں، حالاں کہ حقیقت اس کے بالکل برخلاف ہے۔ انھیں اس کا بالکل اندازہ نہیں ہے کہ نگاہ کو خیرہ کر دینے والی ترقی اپنے پیچھے افراد اور سماج کے لیے کیا کیا مشکلات لا رہی ہیں؟ کتنے بے شمار جرائم اور مہلک بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں جو نسلِ انسانی کے لیے تباہ کن اور مضر اثرات کی حامل ہیں۔ آج مسابقت کے دور میں انسانوں کی اکثریت ذہنی تناؤ کا شکار ہے، جرائم کی بہتات ہے، بے اعتمادی عام ہے، ہر طرف بے چینی اور اضطراب کا ماحول ہے، لوگوں کو امن وسکون کی تلاش ہے، لیکن اس کے حصول کا طریقہ نا معلوم ہے۔ انسانی حقوق کی پاس داری کا دعویٰ ہے، لیکن ان کی خوب پامالی ہو رہی ہے۔

پروفیسر سید مسعود احمد کی زیر نظر کتاب 'اہم عصری مسائل: تجزیہ اور حل' انھی اہم مشکلات کی نشان دہی کرنے اور خالقِ ارض وسماء کے بتائے ہوئے طریقے کی روشنی میں ان کا حقیقی حل تلاش کرنے کی سمت ایک سنجیدہ کوشش ہے۔ اس میں انسان کو اس کے اصلی جوہر سے روشناس کرانے اور اسی کی روشنی میں اپنے تمام مسائل حیات کو حل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

کتاب آٹھ (۸) ابواب پر مشتمل ہے۔ مصنف کا کمال ہے کہ انھوں نے انتہائی اہم موضوعات کو چند صفحات میں سمیٹ دیا ہے۔ پہلا باب 'ذہنی تناؤ' کی تعریف،

اس کے اسباب ونتائج اور نقصانات سے بحث کرتا ہے۔ دوسرے باب میں عالمی سطح پر 'تشدد اور جرائم کی کثرت' پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے اقسام وانواع کے ذکر کے ساتھ اس سے نجات کا بہترین حل پیش کیا گیا ہے۔ تیسرا باب 'انفرادی واجتماعی سکون قلب' کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے اور اس کے حصول کا بہترین طریقہ پیش کرتا ہے۔ چوتھے باب میں 'حقیقی امن اور سکون قلب' کے لیے اللہ پر کامل اعتقاد اور اسی کے بتائے ہوئے طریقے کو اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ پانچویں باب میں 'قرآن کا تصورِ امن' پیش کرنے کے ساتھ اسلام اور اہلِ اسلام پر دہشت گردی کا الزام لگانے والوں کا مُسکت جواب دیا گیا ہے۔ چھٹا باب 'ماحولیاتی بحران' سے بحث کرتا ہے۔ اس میں بحران کے دس بڑے مظاہر کی وضاحت کی گئی ہے۔ ساتویں باب میں 'پیہم ترقی کا قیام کیسے'؟ کے عنوان سے ماحولیاتی بحران کے تناظر میں اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے کی جانے والی کوششوں کا تذکرہ ہے۔ آٹھویں باب 'پائدار اور حقیقی ترقی: کیا اور کیسے؟' میں ترقی کی متعدد قسموں کو بیان کرتے ہوئے اس کے لیے اختیار کیے گئے طریقوں کی خرابیوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

یہ کتاب جہاں ایک طرف اہم عصری مسائل سے متعلق معلومات سے لبریز ہے وہیں دوسری طرف موجودہ عالمی بحران سے نبرد آزما ہونے کے لیے ایک بہترین حل بھی پیش کرتی ہے۔ مصنف نے لکھا ہے کہ ان مسائل سے نمٹنے کیلئے روحانی اور مادی طریقوں کو اختیار کرنے کے ساتھ ضروری ہے کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر ہر شخص اپنی ذمہ داری ادا کرے اور اس کے لیے جدو جہد کرے۔ کتاب کا اسلوب علمی اور تجزیاتی ہے۔ جدید اصطلاحات کی حسبِ ضرورت جابجا تشریح کی گئی ہے، جس سے قاری کو کافی حد تک آسانی ہوجاتی ہے۔ کتاب کے آخر میں مراجع کی کوئی فہرست نہیں دی گئی ہے۔ اگر ہوتی تو قارئین کو براہ راست اصل مصادر تک رسائی میں آسانی ہوتی۔ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ایسی کتابوں کو دوسری زبانوں میں بھی منتقل کیا جائے، تاکہ ان سے استفادہ کا دائرہ مزید وسیع ہو اور ہر طبقہ کے لوگ ان سے استفادہ کرسکیں۔

(محمد صادر ندوی)